رجسٹرڈ نمبر اے ۷۶۳
REGISTERD NO A 763



ضعیفی دور کرنے کی تدابیر

مع ۳۴ تصاویر

موت کو تو کوئی دور نہیں کر سکتا لیکن مرکب کے سامنے ذیل کے ضعیفی دور کرنے کی ترکیب نکل ہی ذیل دی گئی ہے جو شائع ہو چکی ہے بدن کے اعضا کو حرکت دیتے رہیے پھر قبض کی شکایت اور نہ کبھی دیگر بیماریوں کا اندیشہ رہیگا اعضا کو کس طریقہ پر حرکت دیتے رہیے اسکے واسطے کتاب میں جو تفصیل تصاویر چھپی ہیں کسی استاد کے سکھانے کی ضرورت نہیں پڑتی یہ کتاب نیز جو بیماروں کیواسطے نہایت مفید ہے جو کہ گھوڑے پر چڑھنے ورزش کرنے وغیرہ کی نہیں سکتے جنکو بواسیر و دیگر امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں ہم نے اسکے مطابق ورزش کرکے بہت فائدہ حاصل کیا ہے واقعی اس کتاب کے بموجب عمل کرنے سے بڑھاپا دور ہو سکتا ہے اس کتاب کی صفحات دیکھتے ہوئے بھی چند آنے نام اسکی قیمت صرف ۱۲ مع محصول رکھی ہے۔

ملنے کا پتہ: **سکھ سنچارک کمپنی متھرا**

فائدہ نہ ہو قیمت واپس

حب لقمانی — ایک گولی کھائیے گے ایک ہی گھنٹہ بعد قوت

اور ...... میں اس غضب کی ترقی پیدا ہوتی ہے کہ بیچینی ہوتی ہے لطف صحبت تو گھنٹوں رہتا ہے تجربہ ہے کہ اگر کمزور بھی ہونگے تو کسی طرح کی تکان نہ معلوم ہوگی بلکہ دم بدم ... میں اضافہ ہوتا رہیگا عجب ترقی نظر آنے لگے گی فراغت ہو گی بعد فراغ ایک گولی کھالیں تو کمزوری دور تکان رفع ہو کر طبیعت پھر تازہ ہو جائیگی اور پھر دوبارہ قوت پیدا کر دیگی ہر مرتبہ پہلی سی قوت ہوگی فی درجن عہ تین درجن چار روپیہ۔

منیجر دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ

فائدہ نہ ہو قیمت واپس

روغن لقمانی — یہ روغن نہایت ملذذ ہے ایک ہی قطرہ ... پر لگا کر ... ہو مزہ دو

لطف اسقدر حاصل ہوتا ہے کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہیں رہتی طلوع خوشی ہے کہ لیفتہ ہو جاتی ہے زن و شوہر کے تعلقات حقیقی معنوں میں عشق کی حد تک پہنچا دیتا ہے وجہ یہ ہے کہ لطف عاشق و معشوق نشہ شباب میں چور ہو کر تھوڑی دیر کیلئے مست اور بیہوش ہو جاتے ہیں اگر آپ نے ابتک استعمال نہیں کیا تو گویا دنیا میں آپنے کچھ دیکھا ہی نہیں قیمت فی شیشی دو روپیہ محصول ۸ کوئی دوا خرید کر ثابت نہ ہونے پر واپسی قیمت کی شرط۔

منیجر دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ

طاقت ہی طاقت

تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ دنیا میں ... ہی ہے جسمانی طاقت پر منحصر ہے اگر ... وقت ابھی نہیں تو ... طاقتیں اور قوی ہے ... جو طاقت کی ... دنیا میں ... جسمانی طاقت کو اصل کر ... دیگر طاقت پیدا کرنیکیلئے ہماری مقویات مرکب عام اکسیر کو استعمال کریں۔ یہ گولیاں ضعف معدہ بھی خون کی خرابی جریان۔ کثرت احتلام پیٹ کا درد اور دیگر امراض مخصوصہ کو نابود کرکے ... طاقت و توانائی بخشتی ہیں قیمت فی ڈبیہ عہ ۳ ڈبیہ للعہ

ایجنٹ برائے لکھنؤ: اندر چند اینڈ کمپنی چوک لکھنؤ

ویدشاستری شنکر گووند جی چاسکر کاٹھیاواڑ

بحر امید

اس وقت بھی جبکہ ہر طرف نا امیدی و مایوسی کا سبب ... فوراً اس بحر نسل کی ... ایک کام کر جانا ہے ... ہو کی کسی حیثیت ... رہنے ... سرپرست ... جانتا ہے ... اور ... استعمال ... اسلئے تمام اطلاع جو کم خرچ اور ... ہر وقت ... طریق علاج کی جسقدر کتب ... دور میں شایع ہو چکی ہیں بحر امید سب سے بہتر اور مکمل کتاب ہے اور اسکے متعلق جسقدر سرٹیفکٹ ... موصول ہو چکے ہیں ... شایع کیا جا ... بطور خود ... کتاب ... قیمت ... سرٹیفکٹ حاصل کریں ... مفت طلب کیجیے۔

پرنسپل گورنمنٹ رجسٹرڈ ... ٹیکنالوجی ... مونٹ مدرسہ

شاعری جزویست از پیغمبری

لکھنؤ کے مشہور قادر الکلام خوشگو شاعر جناب پیارے صاحب رشید مرحوم کے حالات زندگی مع تصویر آپکے حضرت رشید مع انتخاب رباعی قصیدہ و غزل سلام وغیرہ مولفہ سید آغا شاعر لکھنوی نہایت محنت سے فراہم کیے گئے ہیں آپ خاندان میر انیس مرحوم کے ایک فرد تھے کتاب سفید کاغذ پر خوشخط نہایت صفائی کے ساتھ چھاپی گئی ہے نسخہ کے مختلف ... جو اہل ادب کے ذوق کے پہلو نمایاں ہوتے ہیں قیمت علاوہ محصول ...... عہ

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

کیا آپ اپنی تجارت کو ترقی دینا چاہتے ہیں

اگر ایسا ہے تو آپکو چاہیے کہ مشرقی اور مغربی تجارت کو فروغ دینے والے اپنے طرز میں مشرق کے یکتا ماہواری رسالہ کو جسکا خاص مقصد بین الاقوامی تجارتی تعلقات کو قائم کرنا اور ترقی دینا ہے ضرور خریدیئے چندہ صرف ...

جرمنی کی تجارتی ڈائرکٹری

جس میں کہ جرمنی کے مشہور و معروف تاجروں ۔۔ سوداگروں اور برآمد و درآمد کنندگان کی فہرست جو کہ ہر قسم کی تجارت کرتے ہیں۔ یہ تفصیل حروف وار تجارتی مضمونوں کے نیچے درج ہے قیمت صرف ...

المشتہر

ایسٹ اینڈ ویسٹ ٹریڈ ڈویلپر
راج کوٹ ہندوستان

TELE: EAST WEST TRADE DEVELOPER
RAJKOT, INDIA.

ہر قسم کی کتب اس پتہ سے طلب کیجیے۔ رشید احمد حسین لکھنوی دفتر اودھ پنچ لکھنؤ۔

جلد ۱۱ نمبر ۴۴

مضامین غیر

(پنجشنبہ ۱۸ نومبر ۱۹۲۶ء)

موتیا بند یعنی تبصرۂ شعر الہند

(تتمہ ۱۴ نومبر ۱۹۲۶ء)

تبصرہ کسی قدر طولانی ہوگیا۔ ابھی بہت سے مطبوعات باقی ہیں جن پر خامہ فرسائی بلحاظ فوائد اخلاقی و ادبی نہایت ضروری ہے "رات تھوڑی سوانگ بہت ہے"۔ چنانچہ بعض احباب فرماتے ہیں کہ کتاب شعر الہند اس درجہ قابل التفات نہ تھی جو اودھ پنچ کا ایک مستقل باب قرار دی جاتی مگر یہ رائے یقیناً ہمارے تبصرے کے بعد پیدا ہوئی ہے۔ جو لوگ اخبار نویسی کے ساتھ ہی ادیب کامل ہونے کا داعیہ بھی رکھتے ہیں اور انھوں نے اس کتاب کی مدح خوانی ایک بھاٹ سے بڑھ کر زائد فرمائی ہے۔ آپ جانیئے آجکل اکتسابی وہبی خلقی و خلقی اوصاف نہ کسی ذات سے مخصوص ہیں نہ اپنے بروز و ظہور میں کسی قید یا محنت کے پابند۔ جس کسی نے ہاتھ میں قلم لیا ادبی پر ابر بے موسم کی طرح برس پڑے۔ لہذا ہر اخبار نویس قلم ہاتھ میں لیتے ہی بالتعیین بھی ہو جاتا ہے۔ ادیب بھی طبیب بھی مولانا بھی علامہ بھی۔ نکتہ دان بھی سخن سنج بھی خطیب بھی نجومی بھی رمال بھی منطقی بھی قوال بھی۔ قصار بھی جڑیا بھی۔ دلال بھی بیچار بھی۔ سٹر بھی پٹر بھی۔ انجینیر بھی ڈاکٹر بھی۔ وکیل بھی۔ جج بھی مستغیث بھی۔ کج بھی۔ لطیف بھی ظریف بھی۔ رذیل بھی۔ شریف بھی۔ صناع بھی۔ حراف بھی صحیفہ نگار بھی۔ صحاف بھی۔ نوریات بھی ظرافت بھی۔ آفتاب بھی حلاقت بھی۔ خلاصہ یہ کہ ذرہ دستی ہر فن کا ماہر سمجھا جاتا ہے اور ہر قسم کی کتابین اوسکے پاس بغرض اظہار حسن و قبح نہین بلکہ بہ نیت سوالات بے ہنری کی بھی جاتی ہین اور وہ اپنی کم مایگی و بے ہنری کا عیب مصنف کی حوصلہ افزائی کی بیسٹ مین تحسین و آفرین کے ذریعے سے پوشیدہ کرلیتا ہے۔ مثلاً:-

"ہمارے پاس حضرت علامہ ابو العلوم نے ایک بیش بہا تصنیف فن کباب سازی پر نہایت تحقیق و تدقیق کے ساتھ عمدہ کاغذ پر چھپوا کے بھیجی ہے۔ خود حضرت ابو العلوم کا وجود ذی جود کتاب کی خوبی کا ضامن ہے۔ حضرت پرانے کبابی ہیں۔ کتاب کا ہے کو دل بریان کا کوفتہ کیجیئے۔ علامہ موصوف نے درحقیقت اس تصنیف سے عالم بھر پر احسان کیا ہے۔ دنیا بھر کا دل جلا یا انگوٹھیں نمک مرچ کا سفوف جھونکا ہے۔ یہ کباب سازی کے فن کی تاریخ نہین علم طباخی کی گرما گرم سیخ ہے۔ ہمین امید ہے کہ ہر بیکش کی گزک بنیگی"۔

جناب اخبار نویس صاحب چاہے کوفتے اور پسندے کا فرق بھی نہ جانتے ہوں یا کتاب کی تکیا چاہے سرے سے آخر تک کرکری ہو مگر انھوں نے سیخ قلم تیار کردی مصنف کی بازار گرم ہوگئی۔ اس خواہ مخواہ کی دلالی کی بدولت اگر شامت زدہ خریدار کے مرچین لگین تو ادنکی بلا سے۔ دام غارت ہون تو ادنکی پاپوش سے۔

منارع کا سید شعر الہند خزانۂ دار المصنفین اعظم گڑھ سے نکلی ہے لہذا اس کے مدحیہ قصائد کا شمار کیونکر ہو سکتا ہے ہمارے دوست کو معلوم رہنا چاہیے کہ "قلمی بھاٹ" اسے جھنڈے پر چڑھا چکے اور ان کے کشکول گدائی لینے بے داموں کے کتاب خانے مین یہ ٹکڑے پہونچ چکے۔ کم مایہ اشخاص کے خیالات مین فساد کا مادہ پیدا ہو چکا دوسرے قلمی بھیک منگے اس سے متاثر ہونگے اور استدلال مین اسکی بے معنی و مطلب عبارتین نقل کرنے کے بعد صاحبان ہنر کو رد حاق صدمہ پہونچا ینگے اسلیئے ناظرین پنچ ہماری تطویل سے گھبرائین نہین۔ بہت کٹ گئی تھوڑی رہی ہے۔ اوسے بھی ہم مختصر کیے دیتے ہین۔

صفحہ (۱۷) سے نیا باب شروع ہوتا ہے اسکے افادات بالترتیب ملاحظہ فرمایئے۔ (۱) کیا کیا نکات بیجا ہین۔

(۱) "اگرچہ عام خیال یہ ہے کہ عاشقانہ شاعری کے لیے محاسن اخلاق سے زیادہ رندی اور اوباشی کی ضرورت ہے۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ عاشقانہ شاعری سے زیادہ کوئی چیز اوصاف حمیدہ کی محتاج نہین"۔

غالباً عاشقانہ شاعری کے متعلق یہ عام خیال دار المصنفین اعظم گڑھ کی جڑ سے نکلا ہے جسکا وجود نہ ذہنی ہے نہ خارجی۔ عشق (باصطلاح اطباء یا بلغت شعرا) ایک خاص قسم کا جنون ہے۔ وہ ہرگز جزو شاعری نہین ہے ہر عاشق شاعر نہین نہ ہر شاعر عاشق ہے۔ رندی اور اوباشی عاشق کیلیے ایسی ہی غیر لازم شے ہے جیسی کہ محاسن اخلاق کی احتیاج۔ ان چیزون کا مدار جنون کی ترقی اور انحطاط پر ہے نہ شاعری پر۔ عاشق مجنون صحرا مین لنگوٹی باندھے ہائے وائے کرتا بگولے کے ساتھ چلی چھلیا کھیلتا بھی دکھائی دیتا ہے اور عمامہ باندھے عبا قبا سے چست و درست جناب شیخ نجدی کے زانو بہ زانو بیٹھا بھی نظر آسکتا ہے۔ پس یہ قول عام خیال پر حملہ بھی ہے اور صفات شاعری سے جہل کی دلیل بھی۔

جن شعرا نے اوباشی کا اظہار اپنے اشعار مین کیا ہے وہ اودنکے اوباش ہونے پر دلالت نہین کرتی خواہ وہ دلی کے ہون یا لکھنؤ کے۔ عرب کے ہون یا عجم کے۔ اونکا اقرار نہ علی النفس مقبول ہے نہ للنفس۔ اگر شعرا کا زبانی اقرار گناہ شرعی حجت سمجھا جاتا تو غریب سعدی شیرازی اس اقرار پر ؎

باجوانان خوردم در عہد پیری آرزوست
تا کو دکان در پئے نقد این پیر دا آشام را

شرعی درّے کے نیچے آچکا ہوتا۔ شعرا تو بنص قرآنی ہمیشہ ایسے افعال کا اقرار کرتے رہتے ہین جو اون سے کبھی سرزد نہین ہوئے۔ اسکے علاوہ اونکے مصطلحات بظاہر رندانہ ہین مگر فی الحقیقت محاسن اخلاق کی جان ہین۔ اونکا وصل اور اس غائب

ساری۔ باڈی۔ پولکہ۔ وغیرہ پر بیچی کا مدانی بازدوزی کا نفیس کام کارخانہ حافظ سیتا محمد رفیع سحیتیا باغ لکھنؤ سے تیار کروایئے

نہ خلوت مین رہ کر ہو کے افزائش نسل وانی کا روائی۔ اونکی خلوت تنہائی مین حق سے ہم کلامی ہے نہ اور مانون بھرسے وہ تھا دو دھن کی زفاف گاہ۔ اونکا رقیب خود اونکا جسم ہے جو اونکے اور مطلوب کے درمیان حائل ہے نہ معشوق کا دوسرا آشنا جو ناک کاٹنے پر آمادہ ہو۔ اونکی شراب وہ ریاضت ہے جو انسان کو عالم ظاہر کی طرف سے مدہوش کر کے واصل بحق کر دے نہ وہ کالا پانی جس سے انسان اول فول بکنے لگے موری مین اوندھا چت گر جائے۔ کیچڑ چٹوائے۔ پولیس کی ہوا کھلائے محتسب کے جوتے نرم و نازک چوتڑون پر لگوائے۔ غرضکہ اونکی دنیا نرالی ہے۔ وہ اسی اوباشانہ گفتگو مین محاسن اخلاق کے باریک عقدے حل کرتے ہین وہ ان تمام اخلاقی خوبیون کو اسوجہ سے گناہگارون کے رویہ کے ساتھ ملا دیتے ہین کہ رجحان نفس امارہ گناہ کی جانب ہے۔ اگر غریب شاعر شیرازی کو معلوم ہوتا کہ بیسوین صدی مین ایسے موتیا بند کے مریض پیدا ہو جاینگے جو بے جانی بوجھی باتون پر رائے زنی کرنے پر اتر آئینگے تو کبھی اپنا کلام جمع نہ کرتا۔ بین شراب کا رائیگان کرنا گناہ ہے سہ

اگر شراب خوری جرعہ فشان بر خاک
ازان گناہ کہ نفعے رسد بغیر چہ باک

تمثیل مین عشقی واصلی خواص پیدا کرنا کمال صورت گری ہے لوگ دھوکا دینے کے لیے مولویون کا لباس اختیار کرتے ہین سبز پگڑی باندھ کے سید بن جاتے ہین ایسی حالت مین بجز اسکے کیا چارہ ہے کہ وحشی الوضع طبیعتہ رندون کی وضع مین رہے۔ اصلیت کی تہ تک پہونچنے والی آنکھین جنھین میسر ہین وہ جس طرح بنے ہوئے مولویون اور خود ساختہ علامہ ذن کو پہچان لیتی ہین اوسی طرح ان بنے ہوئے اوباشون کو بھی۔ نہ ہر جبہ و دستار رو الاراہ تا ہے نہ ہر رند خراباتی گمراہ۔ جب وضع کے موافق مصطلحات اختیار کیے گئے ہین تو

جناب مصنف شعر الہند جنکے علم کی آنکھ برائی جلالی کے درک سے اپنی تصنیف مین عاجز رہی کس بل بوتے پر ناقد بصیر بنتے ہین۔ سخن معشوق گفتن کا اصطلاحی نام غزل ہے آپ اوسے عاشقانہ شاعری کہیے مگر اس عاشقانہ شاعری مین بھی وہی مصطلحات مستعمل ہین اور ان مین محاسن اخلاق کے اصول سے (باستثنائے مقابلہ شاعرانہ یا ہجو) کبھی ذرہ برابر تجاوز نہین ہے۔ ہم تسلیم کرتے ہین کہ ہین



"روح لطیف موسیقی"
جنیا اشر کے ہیبس تھنا۔
گانے ہو گئے بجنیا اثر سنائے جا

تو کوئی گناہ نہین کرتے بلکہ اون کم استعداد دوست جوانی بے راہگی پر نازان ہو کے علامہ بن جاتے اور بے تکی ہانکنے لگتے ہین بدرجہا مقتضر ہین کہ زبان کو انسے کوئی نقصان نہین پہونچتا۔

(۲) لیکن جو شاعر دربار شاہی مین قدم رکھتا ہے اوس کو لازمی طور پر آزادی وصداقت سے دست بردار ہونا پڑتا ہے اس لیے اوسکی شاعری درد اثر جوش اور سوز و گداز سے بالکل تہی دامن ہو جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جناب مصنف علام نے ایسے ایسے کلیات شاعری کے ربطے منضبط فرمائے ہین جنکے براہین ہندسیہ مثل انوار صدقے ہون تو بجا ہے۔ بحث تھی عاشقانہ شاعری کی اور بیچ مین کود پڑا دربار شاہی۔ اس کلیہ کا مطلب یہ ہے کہ دربار شاعری لیے قصیدہ خوانی (جو خوشامد جاپلوسی پر مبنی ہوتی ہے) غزل (عاشقانہ شاعری) مین بھی گھس جاتی ہے۔ بالفاظ دیگر جو دل درد رسیدہ یا آثار محبت و عشق سے متاثر ہوتا ہے دربار مین قدم رکھتے ہی منقلب الماہیت ہو جاتا ہے نتیجہ یہ ہے کہ فہرست شعرا مین ایسے ذوات بہت کم ہین جنھین دربارون سے لگاؤ نہ ہو۔ شاہی دربار سے تعلقات کے باوجود اونکی غزلین پر لطف اور پر درد ہین اور وہ حضرت مصنف کے اس کلیہ مین ہرگز داخل نہین ہو سکتے۔ باینہمہ کہ اونھون نے اصناف شاعری مین سے ہر صنف کو اوس کے خصوصیات کے ساتھ بطرز احسن نباہا۔ ذوق اور غالب دونون کا تعلق دربار سے تھا اگر موتیا بند نہو اور کوئی شخص ذوق کے دیوان سے پر درد مضامین انتخاب کرنا چاہے تو مشکل زمینون مین بھی ایسے شعر جمع کر سکتا ہے جو دل مین نشتر کی طرح

سی کا جل مرات چلی آ گیا کا ذکر بھی ہے۔ مگر یہ ہرگز عیب نہین آخر کیا وجہ کہ یہ چیزین کیون ایک شاعر کی طبع آزمائی کی زد سے بچین اور حد سے باہر رہین؟ کم استعداد اور کم علم اشخاص بھی شاعرانہ طبیعت رکھتے ہین اونھون نے بلند پروازی کی قوت نہین پائی ہے۔ اگر وہ مسی کاجل زلف و خال و خط کی توصیف سے اندازہ سے کرتے اور طبعی جودت کے جوہر دکھا سکتے ہین

چھپ جاتی ہیں۔ الغرض حضرت مصنف نے اس باب میں اپنے انھیں مفروضات سے کام لے کے خیالات کی وہی بنیاد قائم کی اور یہ لکھے ہیں کہ ساتھ کچھ متعلق اور کچھ غیر متعلق اشعار کا انتخاب بھی کیا گویا شاعروں کے جواہر خانے میں جسقدر جرم دار نگینے تھے وہی حضرت نے اپنی تصنیف کے تاج میں جڑ لیے۔ باغ میں فیض بہار سے دھتورے بھی اوگ گئے ہیں مگر یہ حسن نظری تو ہے اگر دھتوروں کے سوا کوئی شخص گلوں کی طرف توجہ نہ کرے۔ پھر فرما یہ ہے کہ اصلی دھتورے بھی نہ مل سکے۔ کاش دھتورا شناسی ہی میں کمال سخن فہمی ظاہر ہوتا۔ شاعری کی شکلوں کا قیاس اور چیز ہے اور ابتلا شئے دیگر ہے۔ دور سے تماشا دیکھنے والوں کے دل پر وہ کیفیت نہیں طاری ہو سکتی جو کسی مبتلائے درد کے دل پر گزرتی ہے۔

اس باب میں حضرت مصنف نے زیادہ تر سید الشاہد چوٹیں کی ہیں۔ کیا کہیں اگر سید الشا زندہ ہوتے تو مزا آتا اور ما یا مولوی اجا" لا لاگیان چند اور مصحفی سے زیادہ حضرت مصنف کی خدمت کرتے اب مردہ شیر کو ہر کا جی چاہے روندے۔ (باقی آئندہ)

راقم۔ رفیع الخیال کمال

ہمائے اوج سعادت بہ دام ما افتاد

کہ تہنیت کے لئے بائی رنڈی کی ولادت

نمبر ۳

(تتمہ ۴۔ نومبر ۱۹۲۶ء)

زمانہ گزرتے دیر نہیں لگتی "آغوں" کرنے کا وقت گزر گیا تو گھٹنیوں چلنے کی نوبت آئی اور گھٹنیوں کا وقت چل بسا تو گنڈہ دینے کی مدد سے رینگنے کا ہنگام آ گیا۔ تا کھلائیاں۔

"بیٹھوں میتوں صندل کی پیڑوں مندل

ٹھمس لاؤ میاں کی میتروں میں لگاؤ"

کہنے لگیں "الملک عقیم" مشہور ہے اور تجربہ بھی یہی کہتا ہے خصوصاً ہندوستان کے ذی دولت

امرا کہ انہیں فیصدی پچانوے "وارث" کی طرف سے مفلس ہی رہتے ہیں۔ مگر ادھر پایا مال اپنا ہوا اپنے جیبین جیپٹ کے دوسرے کے نتیجہ تو ائے جوابیتر پر قبضہ کیا ادھر یہ وہ بڑی صاحبزادہ بلند اقبال کی پیدا مضبوط بڑی تھی دولت کے پانی سے سینچائی جو ہونے لگی تو جلد پھیک گئے۔ اتالیق ماسٹر مولوی مقرر ہوئے تعلیم ہونے لگی ابھی اچھی طرح پر پرزے نہیں نکالے تھے کہ فرضی اتالیقان اور معنوی پدر بزرگوار نے رخت سفر لپیٹا اور اس جہان سے منہ موڑا۔ قصہ کوتاہ صاحبزادے چندے سرکاری نگرانی میں رہے پھر ریاست کے مالک ہو گئے۔ آپ جانئے جو بچہ بغیر مچھلی کے دودھ نہ پیتا ہو وہ جوان ہونے کے بعد کیا رنگیلا ہوگا۔ بچہ بھی وہ جو لیلی محمدی جان کے گناہوں کا نچوڑ ہو۔ چنانچہ شاعر نے اوسی عہد میں ایک قصیدہ نظم کیا تھا بخاطر ناظرین بیان اوسکا نقل کر دینا بیجا نہوگا؎

عجب مزہ کا ہے نیرنگ چرخ کج رفتار

خواص چار عناصر بدل گئے یکبار

حرارت آب میں ہے باد خشک آتش سرد

ہوئی ہے خاک سے پیدا رطوبت بیکار

خلیفہ بوم سعادت نشان ہما کا ہوا

ہوئی ہے کٹکھڑی عنقائے اوج گیر وقار

رفوگروں کو ملا پیشہ وکالت خاص

ہوئے ہیں گرگ کہیں جوڑ توڑ پر طیار

نشں ہو بار رہا جاتے ہیں برف مشعلچی

فلک دکھاتا ہے یہ گرم و سرد لیل و نہار

ڈفالیوں کو ہے دعوائے علم موسیقی

بھکاری بن گیا ہر ایک تانسین وقار

رئیس اوڑ گئے سائیس بیٹھے گدی پر

بکھے قوم و قبیلہ کے لوگ اہل کار

جنھیں تھی قابلیت خاص کا زعم دعوےٰ

ہوئے وہ رکن رکین ریاست آخر کار

جو آبدست نہ لے سکتے تھے صحیح و درست

وہ ہیں یا ستونمیں رتق و فتق کے مختار

بجاتے ڈھول جو پھرتے تھے گلیوں میں ایک

بڑے سے لکھو لگے ہے آج آکے وہ سردار

(باقی باقی)

راقم م ح۔ مذاق فتحپوری

مولانا پنچ کی نوٹ بک

آثار بُرے ہیں

"کہ دو لالا کہنہ تو"

ہمارے لالا لاجپت رائے صاحب بھی عجب چیز ہیں آپ نے محض اپنے قانونی مجلس میں داخل ہونے کے لئے زمین آسمان کے قلابے ملا دیئے اور بقول بوانصیین کے وہ "ہتھا متھ ڈالی" کہ اللہ تری پناہ۔

سمن بغرض قرارداد امور تنقیح طلب

بعدالت سید ابوالقاسم صاحب بی اے پروونشل منصف بہادر سیتاپور

(دیوانی)

مقدمہ نمبر ۵ سنہ ۱۹۲۶ء

عدالت جناب سید ابوالقاسم صاحب بی اے پروونشل منصف صاحب بہادر سیتاپور مقام سیتاپور۔

سادھو رام ولد بھجو دیر قوم برہمن ساکن بیسیا پرگنہ لہرپور تحصیل و ضلع سیتاپور مدعی

بنام

جھیدی ولد الٰہی قوم گھوسی ساکن گلٹونٹ صدر بازار پرگنہ خیرآباد تحصیل سیتاپور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مدعا علیہ

بنام جھیدی ولد الٰہی قوم گھوسی ساکن گلٹونٹ صدر بازار پرگنہ خیرآباد تحصیل و ضلع سیتاپور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی مقدمہ نے نام تمہارے نالش بابت ... [illegible] ... ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ بتاریخ ۳۰ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے کما حقہ واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دعویٰ کا دو ... [illegible] ... اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ تمہاری غیر حاضری میں مسموع و فیصل ہوگا۔ آج بتاریخ ۹ ماہ نومبر سنہ ۱۹۲۶ء ... [illegible] ...

دستخط حاکم ... [illegible]

اطلاع

(۱) ... [illegible] ...

[illegible]

(مہر عدالت)

کامدانی کے دوپٹے زردوزی فیتے ظروف چاندی۔ اور ازقسم گوشہ وغیرہ حافظ سیتا محمد رفیع مجتبیٰ باغ لکھنؤ سے طلب کیجئے۔

غیر قوم پرستی بازی اور جدو جہد سے تو کوئی صاحب بچ نہ سکے مگر امید وار ان ممبری میں بہت کم لوگ ہونگے بلکہ ایسا کوئی نہ ہوگا جسکی نسبت ملکی جرائد نے فتنہ پردازی کا الزام عائد کیا ہو۔ چنانچہ لالہ صاحب کے بارے میں بعض جرائد لکھتے ہیں کہ اُنھوں نے ایک تقریر میں سوراجیوں پر افغانستان کے ساتھ سازش رکھنے کا دعویٰ کیا۔ یعنے سوراجیوں نے انگریزوں کو ہندوستان سے نکال باہر کرنے کے لئے "دخل در معقولات" سے رشتہ جوڑا تھا۔ اس سازش کا حال مجھے اچھی طرح معلوم ہے۔ سوراجیوں سے کہدو کہ

دیکھو پچھتاؤ گے میرا جو بُرا دل ہوگا
راز کھلتے پہ پھنسو گے یہی حاصل ہوگا

غالباً لالہ صاحب اپنے دل میں سمجھے ہونگے کہ یہ ایک کاری حربہ ہے مگر پنڈت موتی لال نہرو نے بھی کچی گولیاں نہیں کھیلی ہیں اُنھوں نے اس "کہو تو کہہ دوں" کا جواب بنارس کی تقریر میں دیا اور فرمایا کہ "کہہ دو لالہ کہدو" اب دُنیا انتظار میں ہے کہ لالہ اپنے دعوے کے ثبوت میں کونسی دستاویز پیش کرینگے۔ ہمارے نزدیک پنڈت موتی لال نہرو اپنی تقریر میں چند الفاظ اور بڑھا دیتے تو اچھا تھا وہ یہ کہ۔

"لالہ اگر تم اپنے اس دعوے کو عشر عشیر بھی ثابت کر سکو تو جو لوگ آج تمھارے مقابلہ پر ممبری کے دعوے دار ہیں ہم سب مل کے اونھیں بیٹھ جانے پر مجبور کرینگے"

لیکن ہمیں اندیشہ ہے کہ کہیں یہی ... لکھنؤ کے ایک شیشہ فروش پر گزرا مشہور ہے کہ ایک شیشہ فروش نے اپنی تجارت کے آئندہ منافع پر ذاتی ترقیوں کا طلسم بنانا شروع کیا۔ شیشے بیچ کے بکریاں لونگا بکریاں بیچ کے اونٹ بیل لونگا اونٹ بیچ کے گاؤں مول لونگا گاؤں کا مالک بن کے وزیر زادی سے شادی کرونگا سسرال میں بیٹھ کے اپنا غرور دکھاؤنگا۔ ساس کہینگی "دولہا میاں یہ تمھاری بیٹی دیر سے ہاتھ میں شربت کا جام لئے کھڑی ہے ذرا اسکے ادھر دیکھو" بی بی کہینگی "پیارے مجھسے کیا قصور ہوا

کہ اس اپنی کنیز سے کیوں روٹھے ہو" میں ادھر سے منہ موڑونگا۔ ادھر سے منہ پھیرونگا۔ آخر وہ دلھن بی بی میرے پاؤں پر سر رکھدینگی کہ اب تو قصور معاف کرو۔ اسوقت میں غیظ میں آکے ایک ٹھوکر یوں رسید کرونگا۔

غیب کا تماشا ختم ہوا شہود میں لات پڑی شیشہ آلات کے ٹوکرے پر ایک طرف شیشے ٹوٹنے کی جھنکار لات کی ضرب سے بلند ہوئی دوسری طرف وزیر صاحب جو قضائے مبرم کی طرح قریب ہی موجود تھے سر پر نازل ہوئے اور لات کے ساتھ ہی چپت کی آگئے "کیوں بے نامعقول یہ دختر جنابنے کے ساتھ ایسی گستاخی چل پنڈت خانے۔ (جیل خانہ)

بقول جرائد ہمارے لاجپت رائے صاحب نے بھی پنڈت جی کی عداوت میں افغانوں کے ساتھ سازش کا خیالی طلسم سوراجیوں پر باندھا ہے بڑی مشکل ہوگی اگر خفیہ پولیس نے شیشے کی جھنکار سنی ملزموں اور مجرموں کا نام پوچھا یا دستاویزی ثبوت طلب کیا۔ یا شیطان کے کان بہرے الغیبون کے قول سے اسکو اخفائے جرم میں دھر گھسیٹا۔ یہ جرم کوئی معمولی نہیں ہے کہ سوراجی انگریزوں کی دشمنی میں اندھے ہوگئے تھے۔ انگریز تو خیر ہندوستانیوں کے سر پر افغانیوں کی شامت نازل کرنے پر آمادہ تھے۔

ہم سچ کہتے ہیں کہ سوراجیوں میں تو بہت سے عالم فاضل پڑھے لکھے موجود ہیں۔ کوئی جاہل ہندوستانی بھی ایسا غلط خیال نہیں کر سکتا۔ اگر یہ صحیح ہے تو پھر سوراجیوں کو ہندوستان میں رہنے کا کوئی حق نہیں۔

خدا کرے لالہ جی ہمارے سوراجی دوست پنڈت موتی لال نہرو کا چیلنج منظور کر لیں۔ اور "کہہ دو لالہ کہہ دو" کی آواز سنتے ہی داستان گو کی طرح چہرہ کہنا شروع کر دیں۔

"مدراویان حکایات نغز او بیان دفتر پارینہ" نسوریات شیطان حمد وائے ممبری کا خون اوپر سے بہنے لگیگا اور داس صاحب ... مفسدین میں بچ نکلیں گے سمیتی یوں رقم ہیں کہ پنڈت موتی لال نہرو بیات قوم پیلانے کی چار دیواری پھاند کے اسپ خیالی پر سوار ہوئے اور براہ خیبر تال بیک چشم زدن کابل پہونچ گئے۔ امیر بانیر نے سامان ضیافت مہیا کیا اخروٹ پستے اور بینگ پر خوب ہاتھ صاف ہوئے۔ پھر چلتے وقت پانچ کم تین لاکھ سواران جرار گروہ گروہ انبوہ انبوہ قطار قطار دستہ دستہ پلٹن پلٹن ہمراہ رکاب کر دئے۔ اس تورہ کو پنڈت جی نے جیب میں رکھا اور تاحال منتظر وقت ہیں جو نہیں انگریزوں نے سوراج دینے میں چون و چرا کی تو زنار جیب کا منہ کھلیگا اور ہیں لشکر سیل بیل زیل زیل نکلنا شروع ہوگا جیسے دیدۂ عاشق سے اشکوں کا سمندر یا مدارس کے حلق سے شیشے کی گوریاں۔ یا آم کی جھڑی سے تتے۔ فانتظروا انا معکم منتظرون۔

چلیشہ کے بھروسے پیٹ

خبر نہیں کہ برساتی ٹڈی مکوڑیوں کی طرح صرف امیدواران ممبری کونسل کی پسندیدگی کا حق ادا کرنے اور فٹ فٹ بولنے والے جو تازہ روزانہ و سہ روزہ و ہفتہ وار پرچے نکل پڑے ہیں کونسل کی اُجابت کا اُبال بیٹھ جانے پر کیا فرائض انجام دینگے۔ کئی نومولود پرچے دفتر میں آئے ہیں جنکے مضامین باعتبار علوم مسائل تمدن صفر ہیں البتہ دیوانگان کونسل و اسمبلی کے حق میں "ہو" ہیں۔ انتخاب کا موسم کیا آیا کہ ہر جا پکار او ٹھا ہے

کچھ موج ہوا پیچان اے میر نظر آئی
شاید کہ بہار آئی زنجیر نظر آئی

لیکن تجربہ شاہد ہے کہ "الکشن زاد بر جون کی" "وبہاران زاد و مرگش در دی است" کے مصداق ہوتی ہے۔ اور جن امیدواروں کی تعبد خواہی انکی وجہ لرزش ہے اونکی زبان سے "پشتہ کے واند کہ این باغ از کی است" سُنا جاتا ہے۔ کوئی انسے پوچھے کہ جب شخصیت سلاطین



پولیٹکل چرخ بازی

"ہاں میاں گھومتے رہو۔ بشرطیکہ سر نہ تیورائے"

نئے فیشن کی زردوزی ٹوپی جو شکل ترکی ٹوپی کے پھندنے دار بیچ کام کی نہایت خوبصورت تیار کیگئی ہیں حافظ سیتا محمد رفیع صاحب باغ لکھنؤ سے طلب کیجئے۔

شب عروسی سے پہلے اور شب عروسی کے بعد

دولہا دلہن

میاں بیوی

کتاب کے ابواب یہ ہیں

ملنے کا پتہ منیجر خواجہ بک ڈپو نمبر ۵۹ ... دہلی

روز گار کو ناساز وار ہے تو ایک ممبر کو کس طرح راس آئیگی اور اس امیدوار یا ممبر کے نطفے سے جو کا قدری مولود پیدا ہوگا وہ کیونکر پائدار ہوگا۔ انکا بھی وہی حشر ہوگا جو ایک ووٹر کا ہوتا ہے۔ جب الکشن کا دورہ مالیخولیائی زور باندھتا ہے تو ایک ایک چمار کے دروازے پر کھڑے ہوتے اور خصوصیت جتاتے ہیں "سلام لالہ لکھنوء سلام بھیا کی ووٹ کسکو دوگے؟" چمار صاحب باغماز خاص فرماتے ہیں "کہاں چلیو بھور ہیں بیر۔ (صبح کے وقت) ہم کا جائی سسر ہوٹ کا ڈآئے۔ یوٹ ہرت ہے گھانس ماں"

اب خوشامد ہے درآمد ہے منت ہے عاجزی ہے اسکے ساتھ ہی غرتے ڈبے بھی ہیں "دیکھو لالہ تمہاری آمدنی بڑھتی جاتی ہے ٹیکس کا ٹھگ تاک لگائے بیٹھا ہے جو ہمکو ووٹ نہ دیا تو ٹیکس چوٹ کر بیٹھیگا" حالانکہ صرف آزمایان امیدواری کونسل میں سے آجتک کوئی بھلا مانس ہمنے ایسا نہیں دیکھا جو کم ازکم اپنے ووٹ دینے والوں کی سرگرمی کے ساتھ خیر خواہی کرتا ہو۔

اجی کہاں کے تم کہاں کے ہم۔

یہ بھی تجربہ ہے کہ جب مصیبت پڑتی ہے تو ڈائرکٹری میں اخباروں کی فہرست کھول کے دیکھی جاتی ہے اور سر اسم ممبری کے نیچے چالیسوں کا حصہ بصورت پمفلٹ بھیجا جاتا ہے جسکے ہمراہ ایک خط بھی ہوتا ہے۔

مکرمی جناب اڈیٹر صاحب تسلیم۔ ایک ضروری امر کی جانب آپکی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں آپ واقف ہیں کہ احقر ازل سے میراث ممبری پر قابض و متصرف ہے اور جناب نے ملکی اخباروں میں ہی احقر کی جرات و بسالت کے کارنامے ملاحظہ فرمائے ہونگے چنانچہ اپنی ممبری کے زمانہ میں بندہ نے۔

(۱) تین مرتبہ اندھیرے میں کھڑے ہو کے گورنر کو بہ نگاہ غیظ دیکھا۔

(۲) دو مرتبہ حیرت سے عالم خیال میں ہجرت مشت کی نوبت آئی۔

(۳) ۲۰ مرتبہ صدر کی طرف سے چوتڑ موڑ کے بیٹھنے کے مواقع پیش آئے۔

گو مجھے جناب سے نیاز حاصل نہیں نہ کبھی مذاق سخن جناب کے مضامین سے مستفید ہوا اور نہ بفضل خدا خریداروں کی فہرست میں نام لکھایا پھر بھی جناب کی قوم پروری سے امید ہے کہ اس ۴۴ جزو فلسکیپ کے پلندے کو ضرور اپنے دو ورقی اخبار میں نقل فرماکے قوم پر احسان عظیم فرمائیگا۔

میں ہوں آپکا قدیمی نیازمند

قابوچی الملک

مربھگے اور بے غیرت اخبار نویس اس تحریر کو نزول روح القدس سمجھتے اور حضوری کا ذریعہ خیال کرتے ہیں صفحات کی سفیدی پر سیاہی چڑھاتے اور اپنے نامہ عمل کی طرح کالا منھ کرکے حضور کی ڈیوڑھی پر حاضر ہو گئے۔

"کیا عرض کروں اگرچہ اخبار کے قیمتی صفحات میں اس ذخیرۃ المہملات کی گنجائش نہ تھی مگر یہ بھی ایک قومی فرض ہے کہ قوم کے ہونہار لیڈروں کی حوصلہ افزائی کیجائے۔ اب قدردانی جناب والا کے ہاتھ ہے۔ اگر مصارف کا بوجھ دفتر اودھ پنچ کے قابل ہوتا تو اس ذخیرۃ المہملات کو یکجا شایع کرنا بہتر تھا۔ مگر مجبوری ہے۔ خیر پہلی قسط حاضر ہے۔ ہاں یہ عرض کرنا تو بھول ہی گیا کہ جناب کے حریف صاحب نے بھی اپنے پروپگنڈا کے لیے اس ناچیز اخبار کو منتخب فرمایا ہے۔ مگر یہاں تو خیال قدیم رسم و راہ کا ہے۔ خاکسار اڈیٹر کے خسر ہمیشہ حضور کی محلسرا کی طرف منہ کرکے رفع حاجت کرتے تھے۔ بس مجھے تو اسکا خیال ہے"

اس ادب سنجوں میں ایک آدھ مہینے کا خرچ نکل آیا یہی فوز عظیم ہے۔ اب تین سال تک اگر پرچہ زندہ رہا تو "غلام خاص ہے" بغیر سالانہ قیمت کے ردی کی ٹوکری کا پیٹ بھرتا رہیگا۔ ورنہ دوسرے موسم انتخاب میں "تازہ بے خبران جائے ایشان خواہند گرفت"

بھلے مانا کہ مہذب ممالک میں جرائد مخصوص اشخاص کی حمایت میں سرگرم رہتے ہیں۔ مگر وہ اشخاص بھی اپنے قومی جرائد پر جان فدا کرتے ہیں دامے درمے قلمے سخنے نصرت کرتے رہتے ہیں۔ کجا وہ فرض شناس کجا یہ قابوچی۔ ایسی حالت میں اس قسم کے جرائد کا بروز ایک غیرت مند قوم کے لیے باعث ننگ و عار ہے۔ ہمارا فرض اسیقدر ہے کہ ہم عوام کی درستی علم و اخلاق میں ساعی ہوں اور انھیں خود غرضوں کے پنجہ حرص سے محفوظ رکھیں۔ نہ یہ کہ اپنی بےجا حمایت سے کسی قابوچی خود غرض کے اغراض پورے کرنے کا سامان فراہم کریں۔

نوزائیدہ حضرات! آپ تو کڑی دھوپ میں مرجھا کے اپنی عمر ختم کردینگے مگر ہمیشہ صفت میں بدنام ہوگا اور جنکی رسی دراز ہے وہ آپ کے جلتوں ہمیشہ خوار و زار رہینگے۔ اے جناب یہی طرز عمل تو ہے جسکے بارے میں عورتوں نے مثل کہی ہے:

"جیٹھ کے بھروسے پیٹ"

یہ عنوان زینہار کسی ہونہار قوم کے اختیار کرنے کا نہیں ہے۔ ذی ہوش صاحبان قلم سے التماس ہے کہ شاندار استقبال سے انھیں محروم رکھیں۔ ورنہ وہ جانیں اور انکا کام۔

خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری کا ضرور حوالہ دیجئے تاکہ جواب میں سہولت ہو ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ "منیجر"

خاص الخاص عنایت

دو روپیہ میں ۱۲۰۰ صفحات

[illegible]

منیجر اردو بک ایجنسی لکھنؤ

لالا لاجک پٹ رائے

یعنے رائے منقلب المنطق

پس از سی سال این معنی محقق شد با فغانی کہ لاجپت رائے ۔۔۔ لاجک پٹ رائے بود کاف لاجک در تلفظ ہندی از حرکت کام و زبان فرسودہ گے از ہم ریخت و دیگرے متبدل گردیدہ لاجپت شد۔ آپ کو واللہ زری اس منطق کو دیکھیے گا۔ پنڈت موتی لال نہرو اصرار کرتے ہین کہ سازش سوراجیان ہندوستانی را با "دغا زوران" افغانی ثابت نمائید اور آپ کا پورہ کی تقریر مین استدلال کے پہلوان کو چت لنگوٹ تمام کے یون چت سے پٹ کرتے ہین کہ صاحبو کسی شخص نے امیر افغانستان کی طرف سے ہندوستان پر حملہ کیے جانے کی تجویز نہین کی (منقول از ہمدم) مین اسے تسلیم کرتا ہون لیکن مین امکانی اندرونی نیتون کا ذکر کر رہا ہون۔

اگرچہ یہ منطقی طرز استدلال زادۂ طبع لالا صاحب نہین مشہور ہے کہ راہ مین ایک کانا چلا جاتا تھا کسی شخص نے اوس کی طرف پلٹ کے دیکھا کانے صاحب پھوٹتے ہی کمر بیٹھے "تو بھی تیرا باپ بھی" راہ گیر نے کہا بھائی بیٹے کیا خطا کی تھی جو تم نے مان باپ تک پن کے رکھ دیئے مین تو بولا بھی نہین۔ جناب کانے صاحب کہنے لگے کہ زبان سے کہو یا نہ کہو بچا تمنے مجھے دیکھتے ہی نیت کی ہوگی کہ کانا بھی آتا ہے۔ تاہم اس مین شک نہین کہ لالا نے کانے کی نقل ہو بہو اتاری اور برمحل اتاری ہے۔

دوسرا منطقی انکشاف بھی خوب ہے فرماتے ہین: "مین یہ جاننا چاہتا ہون کہ قسطنطنیہ مین جس شخص نے مجھسے ذکر کیا تھا کیا وہ کانگریس کا ممبر نہ تھا"۔

سیدھا سا جواب تو یہ ہے کہ آپ جانئیے اور آپکا ایمان۔ لیکن یہ دلیل بھی خالی نہین ماخوذ ہے اوس عالی مرتبت منطقی سے جو مشہور تھا۔ کسی دوست نے پوچھا اماں تم شادی کیون نہین کرتے۔ جواب دیا شادی تو ہوگی۔ کہا کہان؟ بولے راستے مین ایک صاحب چلے جاتے تھے مین نے اون سے کہا "سالے صاحب بندگی" وہ سر جھکا کے چلے گئے۔ پس جب سالا موجود ہو تو بی بی کے وجود مین

جائے کلام نہین۔

کس کی مجال ہے کہ اس دلیل کو بودا کہے آپ دیکھیے تو سازش خود بزبان بے زبانی اقرار کرتی ہے۔ ہندوستان مین نہین قسطنطنیہ مین ایک مجہول الاسم راوی خبر دیتا ہے پھر راوی بھی سوراجی نہین کانگریسی۔ اور لالا صاحب ہی سے کہتا ہے کسی اور سے نہین۔ اللہ رے قوت دلیل خدا ہی ہمارے بھولے پنڈت کی لاج پت رکھے بھلی مینگستان کا گروہ سازشی ہے اور ان کی خیریت اسی مین ہے کہ لالا کا منہ نہ کھلوائین کیا معنی کہ ابھی دو ہی ثبوت اور نمونے پیش کیے ہین اگر بات بڑھی تو وہ بھی کچھ منطقی پونجی صرف کرنے پر آمادہ ہو جائینگے وہ کہہ چکے ہین بھانڈا پھوڑنے کے لیے میرے پاس مزید ثبوت موجود ہین۔"

اوس کا نقد اخبار کو بھی چوہیا کا بل ڈھونڈھ رکھنا چاہیے جیسے مہاراجہ نابھا سے لالا کی زرکشی کا بھانڈا پھوڑا تھا۔ پنڈت جی سانا تون وان جب اس منطق کا جواب نہ دے سکا تو وہ کیا جان بچتا ہے معاملہ سخت ہے لالا کوئی شام لال نہرو مین ہین جو سیدھے کچہری جائین اور بے اصل الزام لگانے والے سے معافی منگوالین۔ لالا مین منطقی پہلوان اور بھائیو سنو ایسے منطقی کو ووٹ ضرور دو۔ سرکاری حاکم بھی بات کیا منگے تو ایسے ہی منطقیون سے جنکا جواب دینے والا پردۂ دنیا پر کوئی نہین۔

قربان این ادا

یک بام و دو ہوا

ساڑھے تیرہ سو برس کے بعد معلوم ہوا کہ شرابہ جب ایک پردے مین ہین۔ حضرت مین الگ باو جا لگتا ہے اور پبلک سرگرمیون کا حج الگ سے یا بیان ہوتا ہے بصدر مسٹر مرزا محمد اسمعیل دیوان ریاست میسور کی صدارت مین آٹھ سو ہندو مسلمان پارسی عیسائی خواتین کا ایک جلسہ ہوا معلوم نہین کثرت سے مسلمان عورتون کی تھی یا دوسری عورتون کی

اور دوام تجویزین منظور ہوئین (۱) خاتون سے کہ کر قرآن و حدیث کے مطابق پردے کو توڑے "۱" کا اصلی حال کھولین۔

(۲) ہندوستان کی حالت ایسی نہین کہ لڑکے اور لڑکیان ایک ساتھ تعلیم پائین لہذا لڑکیون کے پڑھنے کا انتظام جدا گانہ کیا جائے۔

غور کے قابل یہ بات ہے کہ ہندوستان کی حالت مین نابالغ لڑکون اور معصوم لڑکیون کا یکجا ہونا بیٹھنا تو مصلحت کے خلاف اور نازیبا ہے مگر بالغ اور جوان عورتون کا پبلک سرگرمی یا پہلوانی کے لحاظ سے پھرنا گھومنا عین قرین مصلحت و بروقت ہے۔ شریف مائین کی گودکے پالے لڑکے اور لڑکیان قابل نگرانی ہین اور راہ چلتون پر جنہین شریف اور بد وضع کی تخصیص نہین اتنا اعتماد ہے کہ جن مصلحتون سے احتیاطی رویہ اختیار کیا گیا تھا اوسکے باوجود "سر بجا زنت بیا" پھرنے مین کوئی قباحت نہین۔ چلیے۔ خوب شد۔ مرد اپنی طرف پنگھٹ پر بیٹھے گھڑا بجا کے گا رہین:۔

جرا جر اپنی بھرے ری کون البیلے کی نار۔

اتو نسریا کا نوسے گگر!۔

ترچھی چتون سے گئی گرے ری کون البیلے کی نار۔

خاتون محترمہ اپنی جانب پازیب کی جھنکار پر تانین لگائین:۔

ڈگی مار ورے ڈھیٹ تورا کا کنیو رے۔

مین بنیا بھرن جات تھی۔

بگڑی پکر مورا من لیو چھین۔ ڈگی مار ورے

المختصرات

کس کام کا مذہب ہے جو دنیا مین نہ کام آئے

بعض برانڈ مین ایک نیا واقعہ شایع ہوا ہے۔ کہتے ہین کہ مسٹر کالی چرن گوچی صدر انجمن جنوبی مالک متوسط تجلیلو انتخاب مین بے انصافی کی وجہ سے "مذہب کو سلام" کرنے پر آمادہ ہو گئے ہین۔ معلوم نہین وہ تارہ اصلی مذہب ہے یا اصلی مذہب ہے۔

شیعہ کانفرنس پٹنہ کی صدارت مسٹر ہاشم اصفہانی نے بھی فرمالیگے انتخاب اچھا ہے۔

مایوس نہ ہو

اگرچہ اشتہاری ادویہ نے لوگوں کو بدظن کر دیا ہے مگر ہم آپ کو موقع دیتے ہیں کہ طلاے عجیب بطور نمونہ صرف ۵ یوم کے لیے قیمتی پندرہ آنہ علاوہ محصول کے طلب فرمائیں کچھ عرصہ میں یہ حیرت انگیز طلا بلا آبلہ ڈالے ...... مخصوص کو قوی اور دراز کر کے خمی کجی لاغری سستی کوتاہی نیز ...... کے منحوس اثرات کو دور کر کے دوبارہ شباب کا لطف پیدا کر دے تو بقیہ ۱۶ یوم کے لیے طلا صرف دو روپیہ آٹھ آنہ میں طلب فرمائیں ۱۲ یوم تک پرہیز کریں خواہ فعل سے مجبور ہی کرے پوری شیشی کے ہمراہ جوب مقوی رالقیمت ... قیمتی ... بالکل مفت روانہ ہوگا پوری شیشی ... ۲۱ یوم ... محصول ... ذمہ خریدار ہوگا پوری شیشی کے خریدار سے بصورت عدم نفع واپسی قیمت اور دس سال کے اندر اثر زائل ہونیکی صورت میں دوبارہ مفت بھیجنے کا وعدہ۔

منیجر دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ

نمونہ بازی

ایک ڈھب ہے جسے نمونہ بازی کہتے ہیں عموماً لوگ پیسے اپنے اور دو آنے ہمارے برباد کرتے اور پرچہ دیکھ کے خاموش ہو رہتے ہیں۔ یہ امر سمجھ رہنا ہے کہ پسند آنا تو دوسری بات ہے مضامین سمجھ میں بھی آئے یا نہیں ہر پرچہ میں نئے مضامین ہوتے ہیں یہ ممکن ہے کہ یہ پرچہ آپ کے مذاق کے موافق ہو لہذا بہتر یہی ہے کہ ایک ششماہی کے خریدار بن جائیے اور حضرت اودھ پنچ کے علمی فیوض سے محض ایک نمبر دیکھ کے محروم نہ رہیے۔

آیندہ نمونہ بھیجا نہ جائے گا قیمت ششماہی تین روپیہ بذریعہ منی آڈر روانہ کیجیے۔ وی پی نہ منگائیے پرچہ ناپسند ہونے کے اندر بقیہ ... بھیج دینے پر میعاد ششماہی کی توسیع سال بھر کیلئے کر دی جائیگی۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو — اکثر دانتوں سے، کھانسی، ہیضہ، درد پیٹ، درد سر، دست، سنگرہنی، فلو انزا، وچھاتی کے امراض کیلیے خوش ذائقہ دوائی ہو صرف پانی میں چند قطرے ڈال دینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتے ہیں قیمت ۸ر ہیں سب جگہ بکتا ہے۔

دو روپے کیسری — بیضہ دار کو یا جلن کے جڑ سے کھونے والی لاثانی دوا قیمت ۸ر

بال سدھا — بچوں کی کمزوری کو دور کر کے بدن کو مضبوط اور فربہ کر کے تیار بنا دینے والی اینٹی دوا قیمت ۸ر ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو۔

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب — بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اندر چند اینڈ کو لکھنؤ

ہمارے یہاں کے سول ایجنٹ ایف مرزا اینڈ سنس گنج لکھنؤ

بہرام کی گرفتاری ... شست

جس ... ناول ... بہرام ... ایک ... خان ... انسپکٹر پولیس ... سراغرسانی ... ناول ... صفحہ ... [illegible]

... کتاب ... قیمت ... صفحہ ... قیمت صرف ... ۸ر

منیجر اردو بک ایجنسی لکھنؤ سے طلب فرمائیے

مظلوم کربلا

... کربلا ... صاحب ... مصنف ... حضرت ... جناب ... اسلام ... [illegible]

... حضرات کیلئے محصول معاف۔

منیجر اردو بک ایجنسی لکھنؤ

LONDON لندن ڈائرکٹری DIRECTORY.

سالانہ شائع ہوتی ہے: سب پانچ زبانوں میں تجارتی اور غیر ملکی کارخانوں اور تاجروں کا ذکر ہوتا ہے لندن اور انگلستان کے دیگر شہروں اور سلطنت انگلشیہ آئرلینڈ برعظم یورپ افریقہ امریکہ ایشیا آسٹریلیا وغیرہ کے مشہور حرفتی مرکزوں کے۔

کارخانوں اور سوداگروں: سے براہ راست خط و کتابت اور معاملہ کا بہترین ذریعہ ہے۔ نام و پتہ مع دیگر تفصیلات کے تین ہزار سے زائد تجارتی عنوانات کے ماتحت دیے گئے ہیں جن میں۔

باہر مال بھیجنے والے تاجر: جہاز پر جانیوالے مال کی تفصیلی یادداشت کے ساتھ ... بیرونجات کی بازاروں کی تشریح کے ساتھ۔

جہازوں کے راستے: مع بندرگاہوں اور روانگی جہاز کے متعلق دیگر تفصیلات کی تشریح کے موجود ہے جو کارخانے اپنے تعلقات وسیع کرنے چاہتے ہیں یا۔

ایجنسیوں کے خواہشمند: ہیں ان کا نام و پتہ ایک پرچہ میں مناسب عنوان کے ماتحت صرف۔

ایک پونڈ دس شلنگ: میں درج کر دیا جائیگا بڑے اشتہار و نکالنے ۲ پونڈ فی صفحہ ہے جو صاحب ولایت سے تجارت سے دلچسپی رکھتے ہیں انکے لیے یہ ڈائرکٹری بہت ہی گرانقدر ہے اور اسکی ایک جلد صرف ۱ پونڈ نقد ارسال کرنے کے ہمراہ موصول ہونے پر بذریعہ پارسل روانہ ہوگی۔

لندن ڈائرکٹری کمپنی لمیٹڈ نمبر ۲۵ ابچرچ لین لندن ای سی ۴ انگلینڈ

ہر قسم کے ناول قصہ جات ... کتب تواریخ تذکرہ ... مکتوبی کتابیں عربی و فارسی اردو و نجوم و رمل و ... کی کتابیں حسب ذیل پتہ سے طلب کیجئے۔ ... دفتر اخبار اودھ پنچ لکھنؤ۔

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ مشہور دوا

...کنجشک

[illegible] معدن کی [illegible] اعضائے رئیسہ و اعصاب کو طاقت پہونچانے میں [illegible] معدہ و دیگر کو طاقت عظیم پیدا کرتا ہے۔ قوت مردمی کی نایاب دوا ہے جسکی تعریف حد تحسین سے باہر ہے ایک جلیل القدر طبیب کا قول اوپر کے شعر میں نظم کیا گیا ہے اگر ماہی سقنقور کے بعد دُنیا میں کوئی دوا ہے تو یہی ممسک ہے۔ مغلظ ہے۔ سرعت و رقت کے مرض کو دور کرتی ہے

قیمت فی بکس ۲۰ خوراک ۲؎

ماء اللحم عنبری و آتشہ خاص لحمی

[illegible] تیار کیا گیا [illegible] جسکی سارے ہندوستان میں شہرت ہے [illegible] ملک کیلئے تیار ہوتا تھا [illegible] تیار کیا ہے [illegible] کمزوری کو دور کرنیوالا [illegible] گردہ و مثانہ کو تقویت بخشنے والا ہے قوت مردی کو بڑھانے والا اور ممسک ہے رقت و سرعت وغیرہ کو دور کرتا ہے۔

فی بوتل پانچروپیہ (صہ)

تین بوتل کے خریدار کو ایک گلاس پیمانہ مفت

طلائے سیمی

اعصاب کی تقویت میں [illegible] طاقت کو واپس [illegible] اپنی قوت [illegible] خلاف فطرت افعال کی وجہ سے رگیں خراب ہوگئی ہوں ان کے واسطے حکم اکسیر [illegible] اپنا فائدہ دکھاتا ہے۔ مایوسوں کی امید کو بر لاتا ہے اور معمولی [illegible] میں تو وہ اثر دکھاتا ہے اور ایسی طاقت بخشتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

قیمت فی شیشی آٹھ روپیہ (عہ)

حب یاقوت مقوی و ممسک

طاقت [illegible] نایاب دوا ہے [illegible] قوت مردی [illegible] جرأت [illegible]

قیمت فی بکس [illegible] پانچروپیہ (صہ)

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطبا سے مفت حاصل ہوسکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

فرمائش کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے — منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ — فہرست کلاں مفت طلب کیجئے

معارف النغمات

[illegible] کتاب جس نے [illegible] گرہ لگائی اور ایک گراموفون کی طرح سروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کا غذ پر لکھ لینے کے قواعد [illegible] ایک مشہور و معروف کتاب ہے اسکے حصہ اول کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی و عملی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی ہے ایسی کتاب کا۔

حصہ دوم

[illegible] حصہ دوم میں مصنف نے اساتذہ فن کے علم سینہ کو علم سفینہ بنایا ہے یعنی تان سین کے عہد سے زمانہ حال تک صد ہا اساتذہ فن کی [illegible] اور ان کے [illegible] سے نقل کی ہوئی [illegible] کا نقشہ کتاب میں کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خان

[illegible] تان سین کے آخری یادگار [illegible] صدہا راگوں کی [illegible] اس کتاب میں فن سے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ [illegible] کرنے پر [illegible] تو کتاب کے رموز کو [illegible] کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدا سے کتاب میں لکھ دیے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو [illegible] سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود [illegible] ایک معمولی [illegible] سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کہ سرمایہ ناز ہیں انکو اس کتاب میں [illegible] مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور [illegible] عمر کی محنت سے کام لے کے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔

قیمت جلد اول [illegible]

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ